# عیدوں کی غُلامی

گلتیوں ۴: ۱۰ کا تحقیقی جائزہ

از: حُنین وقاص خان

مشیاخ تھیولاجیکل ویو

www.Facebook.com/Mashiach.tv

# شالوم علیخم

خُداوند کی مقررہ عیدوں کو انکے مقررہ وقتوں پر ماننے کی بات آتی ہے تو اکثر روایت پسند احباب گلتیوں ۴:۱۰-۱۱ ایمانداروں کے لئے پیش کرتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر خُداوند خُدا کی شریعت[1] میں دی گئی عیدوں کو منایا جائے تو پولوس رسول کے مطابق اُنکی محنت بے فائدہ جائے گی یعنی ایمان دار اپنی نجات کھو بیٹھیں گے۔ پر کیا ایسا ممکن ہے۔؟ کیا خُدا کے کلام پر ایمان لا کر خُدا کے کلام پر ''عمل'' کرنا نجات کھو بیٹھنے کے مترادف ہے۔؟ کیا خُدا کا کلام یہودی اور غیر یہودی کے لئے یکساں نہیں۔؟ کیا خُدا کا کلام ابد تک یکساں نہیں۔؟ کیا ''نیا عہد نامہ'' شریعت کا مخالف ہے۔؟ آئیں کتاب مقدس کی روشنی میں ان سوالوں کے جواب تلاش کریں۔

آیات مقدسہ ملاحظہ ہوں:

تُم دِنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ مجھے تُمہاری بابت ڈر ہے۔ کہیں اَیسا نہ ہو کہ جو محنت میں نے تُم پر کی ہے بے فائِدہ جائے۔

آیات کی کسی بھی قسم کی تفسیر کرنے سے پہلے آئیں ان آیات کے مصنف کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں کہ ان عیدوں کے بارے میں اسکی کیا رائے ہے۔؟ اور ان ''یہودی'' عیدوں کا کیا مقام تھا! اعمال ۱۶:۲۰ میں ہم پڑھتے ہیں کہ:

کِیُونکہ پولُس نے ٹھان لِیا تھا کہ اِفِسُس کے پاس سے گُزرے اَیسا نہ ہو کہ اُسے آسیہ میں دیر لگے۔ اِس لِئے کہ وہ جلدی کرتا تھا کہ اگر ہو سکے تو پِنتیکُست کے دِن یروشلیم میں ہو۔

آیت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ پولوس عید پنتی کوست کے دن یروشلیم میں ہونے کے خواہش مند ہیں اگر ہم کیتھولک اردو ترجمہ کا مطالعہ کریں تو اس دن یروشلیم میں ہونے کی وجہ بھی آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔

ایسا نہ ہو کہ اُسے آسیہ میں دیر لگ جائے اس لئے وہ (پولوس) جلدی کرتا تھا کہ اگر ہو سکے تو عید خمسین یروشلیم میں منائے۔

تو گویا پولوس رسول ''یہودیوں'' کی عید پنتی کوست منانے کے لئے یروشلیم میں اس دن موجود ہونا چاہتے تھے مگر کیا یہ حقیقت ہے؟ یا صرف ترجموں کی ہیر پھیر؟

شاید نہیں! کیونکہ اعمال ۱۸:۲۱ میں پولوس ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کہ یہ عید[2] یروشلیم میں منانا چاہتے تھے۔ اردو (پروٹیسٹنٹ اور کیتھولک) ترجمہ میں اس آیت کا ترجمہ مکمل نہیں[3] لہذا ہم دیگر تراجم کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کنگ جیمس ورژن (KJV) اور یونانی میں یہ آیت یوں ہے کہ:

Δεῖ με πάντως τὴν ἑορτὴν τὴν ἐρχομένην ποιῆσαι εἰς Ἱεροσόλυμα[4],

I must by all means keep this feast that comes in Jerusalem.

اسکا ترجمہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ: مجھے لازم ہے کہ کسی بھی طرح آنے والی یہ عید یروشلیم میں مناؤں۔

---

[1] عبرانی میں תּוֹרָה (توراہ Torah) بمعنی ہدیت یا نصیحت دیکھئے اسٹرانگز ہیبرو کانکورڈنس H8451۔

[2] علماء اس ''عید'' کے متعلق دو رائے رکھتے ہیں اول یہ کہ یہ عید فصح تھی دوئم یہ عید پنتی کوست تھی

[3] اسکی وجہ شاید یہ ہے کہ آیت کا یہ حصہ א، B، اور E متون میں موجود نہیں البتہ بعد کہ متون میں شامل ہے۔ دیگر تراجم جن میں یہ ترکیب موجود ہے ان میں ABPE, JB200, DBT, WBT, YLT وغیرہ شامل ہیں۔

[4] Dei Me Pantos Ten Heorten Erchomenen Poiesai Eis Hierosolyma

گویا پولوس رسول خود ''یہودیوں'' کی عید یروشلیم میں جا کر منانا چاہتے تھے! مگر کیوں؟ پولوس کیوں عید کے دن یروشلیم میں موجود ہونا چاہتے تھے؟ شاید اس لئے کہ خُدا کا یہی حکم تھا؟

تُو سال بھر میں تین بار میرے لئے عید منانا۔ عید فطیر کو ماننا۔ اس میں میرے حکم کے مطابق ابیب مہینے کے مقرّرہ وقت پر سات دِن تک بے خمیری روٹیاں کھانا (کیونکہ اُسی مہینے میں تُو مصر سے نکلا تھا) اور کوئی میرے آگے خالی ہاتھ نہ آئے۔ اور جب تیرے کھیت میں جسے تُو نے محنت سے بویا پہلا پھل آئے تو فصل کاٹنے کی عید ماننا اور سال کے آخر میں جب تُو اپنی محنت کا پھل کھیت سے جمع کرے تو جمع کرنے کی عید منانا۔ (خروج ۲۳:۱۴-۱۷)

اور سال میں تین بار یعنی بے خمیری روٹی کی عید (عیدِ فطیر) اور ہفتوں کی عید (عیدِ پنتِکُوست) اور عیدِ خیام (خیموں کی عید) کے موقع پر تیرے ہاں کے سب مرد خداوند اپنے خدا کے آگے اُسی جگہ حاضر ہوا کریں جسے وہ چنے گا اور جب آئیں تو خداوند کے حضور خالی ہاتھ نہ آئیں۔ (استثنا ۱۶:۱۶)

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خُداوند کا حکم تھا کہ سال میں تین بار تین عیدیں خُداوند کے نام کیلئے چنی گئے مقام یعنی یروشلیم کی مقدس ہیکل میں حاظر ہوں۔ اور یہی سبب ہے کہ پولوس رسول عید کے دن یروشلیم میں موجود ہونا چاہتے تھے اور ہر ممکن کوشش کر کہ آنے والی عید کو یروشلیم میں منانے کے خواہش مند تھے۔

تو گویا مقدس پولوس رسول خود ''یہودیوں'' کی عیدیں مناتے تھے۔ مگر گلتیوں ۴:۱۰ کے مطابق تو یہ عیدیں منانا انسان کی '' نجات'' کو متاثر کر سکتا ہے۔؟ شاید نہیں! عزیز قاری! پولوس رسول اور دیگر رسولوں پر عہد جدید کے دور[5] میں ہی یہ الزام عائد کیا جاتا تھا کہ وہ خُدا کے کلام یعنی اسکی شریعت کے خلاف تعلیم دیتے ہیں۔ مگر بارہا خُداوند کے رسولوں نے اس ''جھوٹے'' الزام کی سختی کے ساتھ تردید کی اور یہ دعوہ کیا کہ وہ ایمان سے شریعت کو باطل نہیں بلکہ قائم کرتے ہیں۔[6] ایسا ہی ایک الزام مقدس ستفنس شہید پر بھی لگایا گیا۔ دیکھئے اعمال ۶:۸-۱۴

اور سِتفنُس فضل اور قُوت سے بھرا ہُوا لوگوں میں بڑے عجِیب کام اور نِشان ظاہر کیا کرتا تھا۔ کہ اُس عبادت خانہ سے جو لبرتینوں کا کہلاتا ہے اور کُرینیوں اور اسکندریوں اور اُن میں سے جو کِلکِیہ اور آسیہ کے تھے بعض لوگ اُٹھ کر ستِفنُس سے بحث کرنے لگے مگر وہ اُس دانائی اور رُوح کا جِس سے وہ کلام کرتا تھا مُقابلہ نہ کر سکے۔ اِس پر اُنہوں نے بعض آدمِیوں کو سِکھا کر کہلوادِیا کہ ہم نے اِسکو مُوسیٰ اور خُدا کے برخِلاف کُفر کی باتیں کرتے سُنا۔ پھِر وہ عوام اور بُزرگوں اور فقِیہوں کو اُبھار کر اُس پر چڑھ گئے اور پکڑ کر صدرِ عدالت میں لے گئے۔ اور جھوٹے گواہ کھڑے کِئے جِنہوں نے کہا کہ یہ شخص اِس پاک مقام اور شرِیعت کے برخِلاف بولنے سے باز نہیں آتا۔ کیُونکہ ہم نے اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ وُہی یِسُوع ناصری اِس مقام کو برباد کر دیگا اور اُن رسموں کو بدل ڈالے گا جو مُوسیٰ نے سَونپی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ خُداوند نے مقدس ہیکل کی بربادی کی پیشنگوئی فرمائی[7] لہذا اس جھوٹے گواہی میں ''جھوٹ'' صرف یہی ہو سکتا ہے کہ وُہی یِسُوع ناصری اُن رسموں کو بدل ڈالے گا جو موسیٰ نے سَونپی ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جسے لوقا رسول نے روح القدس کی تحریک سے ''جھوٹی گواہی'' لکھا آج دو ہزار سال بعد روایت پسند احباب نے اسے ''سچ'' بلکہ اٹل حقیقت تسلیم کر لیا ہے۔

ایسا ہی ایک غیر حقیقی الزام پولوس رسول پر بھی لگایا گیا مگر رسولوں اور پولوس نے اسکی سختی کے ساتھ تردید کی۔ دیکھئے اعمال ۲۱:۲۰-۲۴

اُنہوں نے یہ سُن کر خُدا کی تمجِید کی۔ پھِر اُس سے کہا اَے بھائی (پولوس) تُو دیکھتا ہے کہ یہودیوں میں ہزارہا آدمی اِیمان لے آئے ہیں اور وہ سب شَرِیعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔ اور اُن کو تیرے بارے میں سِکھادِیا گیا ہے کہ تُو غَیر قَوموں میں رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہہ کر موسیٰ سے پھِر جانے کی تعلیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسوی رسموں پر چلو۔ پَس کیا کیا جائے؟ لوگ ضرُور سُنیں گے کہ تُو آیا ہے۔ اِس لئے جو ہم تُجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہمارے ہاں چار آدمی اَیسے ہیں جِنہوں نے منّت مانی ہے۔ اُنہیں لے کر اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر اور اُن کی طرف سے کچھ خرچ کر تاکہ وہ سر منڈائیں تو سب جان لیں گے کہ جو باتیں اُنہیں تیرے بارے میں سِکھائی گئی ہیں اُن کی کچھ اصل نہیں بلکہ تُو خُود بھی شَرِیعت پر عمل کر کے دُرستی سے چلتا ہے۔

[5] پہلی صدی عیسوی

[6] رومیوں ۳:۳۱

[7] متی ۲۴:۱-۴، مرقس ۱۳:۱-۳

کتاب مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ اس بات میں کچھ اصل نہیں کہ پولوس رسول شریعت کے خلاف تعلیم دیتے ہیں بلکہ خُود بھی شَرِیعَت پر عمل کر کے دُرستی سے چلتے ہیں۔ کیاایسا ممکن ہے کہ جس شریعت پر پولوس خود درستی سے چلتے ہوں اسی کے خلاف تعلیم دیں؟ کیا پولوس رسول سے قول و فعل کے اس تضاد کی امید کی جاسکتی ہے کہ وہ خود تو "یہودد ی" عیدوں کو انکے پورے اہتمام کے ساتھ منائیں اور کلیسیاء کو انکے خلاف تعلیم دیں، اور پھر اس "تعلیم" کی تردید بھی کر دیں؟ ہر گز نہیں!

کیونکہ نہ تو یہ عیدیں صرف ایک قوم یا قبیلہ کی ہیں اور نہ ہی پولوس کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ کلام مقدس بے حد وضاحت کے ساتھ بتاتا ہے کہ شریعت یا توریت یہودی اور غیر یہودی ایماندار دونوں کے لئے یکساں ہے۔ اور توریت میں درج عیدیں بھی کسی خاص قوم یا قبیلے کی عیدیں نہیں بلکہ یہوواہ خُدا کی عیدیں ہیں۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ۔ بنی اسرائیل سے کہہ کہ خداوند کی عیدیں جنکا تمکو مقدس مجمعوں کے لئے اعلان دینا ہوگا میری وہ عیدیں یہ ہیں۔ (احبار ۲۳:۱)

وطنی اور اُس اجنبی کے لئے جو تمہارے بیچ مُقیم ہو ایک ہی شریعت ہو گی۔ (خروج ۱۲:۴۹)

تم ایک ہی طرح کا قانون دیسی اور پردیسی دونوں کے لئے رکھنا کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ (احبار ۲۴:۲۲)

مجمع کے لیے یعنی تمہارے لیے اور اس پردیسی کے لیے جو تم میں رہتا ہو نسل در نسل دا ایک ہی آئین رہے گا۔ خداوند کے آگے پردیسی بھی ویسے ہی ہوں جیسے تم ہو تمہارے لیے پردیسیوں کے لیے جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں ایک ہی شرع اور ایک ہی قانون ہو۔ (گنتی ۱۶:۱۵-۱۶)

یہی وجہ ہے کہ نئے عہد نامہ میں بارہاان عیدوں کا ذکر موجود ہے[8] مثلاً پولوس رسول کرنتھس کی کلیسیاء کو (جو "غیر یہودی" ایماندر مسیحی تھے) عید فصح منانے کی ترغیب دیتے ہیں: ۱ کرنتھیوں ۵:۷-۸

پُرانا خمیر نِکال کر اپنے آپ کو پاک کر لو تاکہ تازہ گندھا ہُوا آٹا بن جاؤ۔ چُنانچہ تُم بے خمیر ہو کیُونکہ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قُربان ہُوا۔

پَس آؤ ہم عید کریں۔ نہ پُرانے خمیر سے اور نہ بدی اور شرارت کے خمیر سے بلکہ صاف دِلی اور سچّائی کی بے خمیر روٹی سے۔

لہذا ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ نہ تو رسول شریعت کے مخالف تھے۔ (اعمال ۶:۸-۱۴) نہ ہی پولوس رسول (اعمال ۲۱:۲۰-۲۴) نہ ہی خُدا کے کلام اور خُداوند کی عید صرف بنی اسرائیل تک محدود ہیں۔ (۱ کرنتھیوں ۵:۷-۸، گنتی ۱۶:۱۵-۱۶، خروج ۱۲:۴۹) پولوس رسول خود خُدا کے کلام میں عطا ہوئیں عیدوں کے پابند تھے۔ (اعمال ۱۶:۲۰، عمال ۱۸:۲۱) اور کلیسیاء کو بھی ان عیدوں کے منانے کی تعلیم دیتے تھے۔ (۱ کرنتھیوں ۵:۷-۸)

تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ پھر گلتیوں ۴:۱۰ میں مرقوم دن، برس، مقررہ وقت اور مہینے کون سے ہیں؟ جنکو منانے سے انسان اپنی نجات کھو سکتا ہے۔؟ اگر یہ کون خُداوند کی عیدیں نہیں تو ان دنوں، برسوں، مہینوں اور مقررہ وقتوں سے کیا مراد ہے۔؟

اِس سوال کا جواب ہمیں زیرِ بحث آیات کو انکے سیاق و سباق کے ساتھ پڑھنے اور آیات کے تاریخی پس منظر پر نگاہ کرنے سے بآسانی مل سکتا ہے۔

لیکن اُس وقت خُدا سے ناواقف ہو کر تُم اُن معبُودوں کی غُلامی میں تھے جو اپنی ذات سے خُدا نہیں۔ مگر اب جو تُم نے خُدا کو پہچانا بلکہ خُدا نے تُم کو پہچانا تو اُن ضعِیف اور نکمّی اِبتدائی باتوں کی طرف کِس طرح پھر رُجوع ہوتے ہو جن کی دوبارہ غُلامی کرنا چاہتے ہو؟ تُم دِنوں اور مہینوں اور مقررہ وقتوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ مجھے تُمہاری بابت ڈر ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو محنت میں نے تُم پر کی ہے بے فائِدہ جائے۔ اَے بھائیو! میں تُمہاری مِنّت کرتا ہُوں کہ میری مانند ہو جاؤ کیُونکہ میں بھی تُمہاری مانند ہُوں۔ (گلتیوں ۴:۱۲-۸)

[8] اعمال ۱۲:۱-۵، اعمال ۲۰:۶، ۱ کرنتھیوں ۱۶:۸

گلتیہ کے لوگ غیر اقوام سے آئے تھے اور خُداوند کے قبول کرنے سے پہلے پولوس کے مطابق یہ لوگ اس وقت غیر معبودوں (بتوں) کی غلامی میں تھے یہ گونگے خُداہیں جو نہیں چلتے ہیں نہ پھرتے ہیں نہ بولتے ہیں نہ ہی سنتے ہیں۔ لہذا یہ اپنی ذات میں خُدا نہیں۔ مگر گلتیہ کے لوگوں نے خُدا کو بلکہ خُدا نے گلتیہ کے لوگوں کو قبول کیا تھا اور اپنے فرزند ہونے کا حق بخشا۔ مگر خُدا سے چنے جانے کے بعد گلتیہ کے لوگ ان جھوٹے معبودوں کی غلامی (یعنی نکمی اور ضعیف ابتدائی باتیں) کی غلامی کی طرف پھر سے رجوع کر رہے تھے۔ اور ایسا وہ ان جھوٹے معبودوں کے دن، برس، مقررہ اور مہینے مان کر رہے تھے۔ نہ کہ خُدا تعالیٰ کے زندہ کلام پر عمل کر کے۔

پولوس رسول کے مطابق یہ دن، برس، مہینے اور مقررہ وقت نکمی اور ضعیف ابتدائی باتیں ہیں۔ اگر ان سے مراد خُداوند خُدا کے احکامات یعنی انکی عطا کی ہوئی وہ عیدیں ہیں جن میں آنے والی چیزوں کا سایہ ہے تو کیا خُدا کا کلام نکمّا (بے کار) اور ضعیف ہو سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں! خُدا کا کلام، اسکی شریعت کامل ہے (زبور ۱۹:۷) اسکی شہادتیں راست ہیں (زبور ۱۱۹:۱۲۸) پاک ہیں (رومیوں ۱۲:۷) اور ایمانداروں کی راہ کے لئے چراغ ہے۔ (زبور ۱۱۹:۱۰۵) پولوس رسول ۲ تمتھیس ۳:۱۶ میں فرماتے ہیں کہ تمام کتاب مقدس بشمول خُداوند کی شریعت ایمانداروں کی اصلاح، تعلیم، الزام اور راستبازی کے لئے فائدہ مند ہے۔ تو وہ کیسے خُود اپنی ہی بات کی نفی کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کا کلام نکما یا بیکار ہے۔؟ پولوس فرماتے ہیں کہ تُم اُن معبُودوں کی غُلامی میں تھے جو اپنی ذات سے خُدا نہیں۔ اور اُن ضعِیف اور نکمّی اِبتدائی باتوں کی طرف کس طرح پھر رُجُوع ہوتے ہو۔ یعنی گلتیہ کے لوگ یہ دن، برس اور مقررہ وقت مان کر خُداوند خُدا کے کلام کی طرف نہیں بلکہ ان معبودوں کی غلامی کی طرف دوبارہ رجوع کر رہے تھے جو اپنی ذات میں خُدا نہیں اگر یہ دن، برس، مہینے اور مقررہ وقت خُدا تعالیٰ کی مقدس عیدیں ہیں اور گلتیوں کے لوگ انہی کی طرف "پھر سے رجوع" ہو رہے تھے تو کیا خُداوند خُدا ایسا معبود ہے جو اپنی ذات میں خُدا نہیں؟ ایسا سوچنا بھی کس قدر کفر اور توہین آمیز ہے! مگر افسوس کے روایت پسند مسیحی تعلیم یہی ہے!

عزیز قاری! تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ پہلی صدی عیسوی میں جب یہ خط تحریر ہوا۔ تب کی دنیا بت پرستی سے بھری پڑتی تھی۔ گلتیہ سلطنت کا ایک صوبہ تھا اور یہاں کیلٹک[9]، یونانی، رومی اور یہودی بڑی تعداد میں آباد تھے۔ یہ خط غالباً جنوبی گلتیہ کی کلیسیاوں کو لکھا گیا تھا جنہیں پولوس نے اپنے پہلے بشارتی سفر کے دوران قائم کیا تھا۔ یعنی پسدیہ کا انطاکیہ، اکنیم، لسترہ، اور دربے کی کلسیائیں۔ (اعمال ۱۳-۱۴) پسدیہ کے انطاکیہ اور اکنیم کی کلیسیائیں ارا کین میں یہودی اور غیر یہودی دونوں شامل تھے مگر لسترہ اور دربے کے تقریبا تمام ایمان دار غیر یہودی تھے۔ گلتیہ کے صوبے میں یونانی دیوتا زیوس اور دیوی ڈیانا کا شاندار مندر بہت مشہور تھا۔ اس علاقے میں کیلٹک، رومی اور یونانی بڑی تعداد میں موجود تھے اور یہ تمام "بت پرست" لوگ تھے جنکے اپنے مذہبی تہوار اور مقدس دن ہوا کرتے تھے۔ اور پولوس انہی بت پرستانہ روایات و تہواروں کی طرف اشارہ کر کہ گلتیہ کے لوگوں کو ملامت کرتے ہیں کہ وہ خُداوند کے کامل کلام کو چھوڑ کر کیسے دوبارہ انہی غیر معبودوں کی غلامی کی طرف پھر سے رجوع کرر ہے ہیں۔ اسکے بعد پولوس فرماتے ہیں کہ:

میں تُمہاری منّت کرتا ہُوں کہ میری مانند ہو جاؤ کیونکہ میں بھی تُمہاری مانند ہُوں

پولوس رلوس گلتیہ کے لوگوں کو اپنی مانند بننے کی تلقین کرتے ہیں اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ پولوس رسول خود خُداوند خُدا کی شریعت پر درستی سے چلتے تھے اور وہ خُداوند کی عیدوں کے پابند تھے۔[10] لہذا گلتیوں ۴:۱۰ میں مرقوم دن، برس، مہینے اور مقررہ وقتوں سے مراد کسی بھی طرح خُداوند خُدا کی مقدس عیدیں نہیں۔

مذکورہ بالا تمام بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ (۱) پولوس اور دیگر رسول خُدا تعالیٰ کی شریعت یعنی انکے کلام کے خلاف نہیں تھے نہ بلکہ وہ خُود اس سے درستی سے عمل کرتے تھے۔ (۲) پولوس خُود خُداوند کی مقدس عیدوں کو انکے پورے اہتمام کے ساتھ مناتے تھے (۳) گلتیوں ۴:۱۰ میں مرقوم دن، برس، مہینے اور مقررہ وقت غیر معبودوں یعنی بت پرستانہ تہوار تھے جنکی غلامی میں گلتیوں کی کلیسیاء پھر سے راغب ہو رہی تھی۔

**خُداوند خُدا جو ہر بشر سے علیم تر ہے آپکو اور مجھے اپنی کامل توریت، اپنے انبیاء کے صحائف اور اپنی انجیل کو سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے!**

---

[9] Celtic

[10] اعمال ۱۳:۴۲-۴۴، ۱۶:۱۳، ۱۷:۲، ۲۰:۶، ۲۱:۱۸، ۱۶:۲۰ وغیرہ